یہ من حیث القوم خطرناک بات ہوگی اس سے مسلم اقلیت کو مستقبل میں خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ لہذا وقتی فائدے کی خاطر آنے والے نقصانات و خطرات کو خدا کے لئے نظر انداز نہ کیا جائے یہ ہماری گذارش ہے۔

آجکل بنگلہ دیش میں تسلیمہ نسرین نام کی ایک عورت کی کہی ہوئی کچھ قابل اعتراض باتوں پر ایک عجیب وغریب ماحول پیدا ہوا دکھائی دیتا ہے جس کا اثر تمام دنیا میں دکھائی دے رہا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک انڈا گندہ نکل جاتا ہے تو ہم اسے فوراً کوڑے دان میں پھینک دیتے ہیں نہ کہ اسے فرج میں سجا کر لوگوں کو دکھانے کے لئے رکھیں۔ اسلام ایسا مذہب تو ہے نہیں کہ اسے ایک گندی عورت کی تو خرافاتی باتوں سے کسی قسم کا خطرہ پیدا ہو جائے۔ اسلام تو ایک اعلیٰ و اکمل مذہب ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے صدیوں سے انسانوں کے دلوں کی گہرائیوں میں جگہ لئے ہوئے ہے ایسے تسلیمہ نسرین نام کی کوئی عورت یا سلمان رشدی نام کا کوئی مرد اپنی گندی باتوں سے ذرا بھی گزند نہیں پہنچا سکتا ہے۔ ایسے گندے شخص اور ایسی گندی عورت کی باتوں کا نوٹس لینا ہی حماقت کی بات ہے۔ ماں باپ کی باغی لڑکی کسی کوٹھے ہی بیٹھتی ہے نہ کہ کسی مینارۂ عظمت پر اسے بٹھایا جاتا ہے۔ ہم لوگ ایسی مردود کم بخت بدکار عورت کی مکارانہ تحریروں پر صدائے احتجاج بلند کرکے ایک طرف تو اس کو شہرت کی بلندی پر پہنچانے کی جانے انجانے میں کوشش کر ڈالتے ہیں۔ بدنام ہوئے تو کیا نام نہ ہوگا دوسری طرف مخالفین اسلام کے ہاتھ میں خواہ مخواہ کا ایک حربہ دے ڈالتے ہیں جس سے انہیں کچھ دنوں تک مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کے لئے ہرزہ سرائی کا موقع مل جائے ـــــ جو ایسے موقع پانے کی ہمیشہ تاک میں رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ایسے بدکار مرد و عورت سلمان رشدی و تسلیمہ نسرین کی بکواس کا ہمیں کو نوٹس ہی نہیں لینا چاہیئے۔ ایک پاگل کی پاگلانہ باتوں کے جواب میں کیا ہمیں خود بھی پاگل بن جانا چاہیئے؟ ہرگز نہیں تو پھر اس کا علاج یہ ہی ہے کہ تسلیمہ نسرین یا سلمان رشدی کی ہفوات کو گندگی کا ڈھیر یا پاگل خانہ سڑی گلی چیز سمجھ کر نظر انداز کر دینا چاہیئے اس سے نہ تو ایسے مردودوں کو انکی توقع و منشا و خواہش کے مطابق شہرت و دولت ملے گی۔ اور مخالفین اسلام کو مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کا موقع ہاتھ نہیں آئے گا اس طرح انشاء اللہ پھر کبھی کوئی مردود و ملعون بننے کی ہمت و جرأت نہ کرے گا۔